© rasailojaraid.com

سیرت نبوی کی بعض اہم ضروری تاریخیں

شرف الدین اصلاحی

کسی اهم واقعه سے تاریخ کی تعیین کا طریقه عربوں میں بھی اسی طرح رائج تھا جیسا که دنیا کے دیگر ممالک میں تھا ۔ سنه هجری کی ابتداء سے پہلے قریش کے لوگ عام طور پر واقعات کی تاریخ عام الفیل یعنی اس سال سے شروع کرتے تھے جبکه ابرهة الاشرم حاکم یمن نے هاتهیوں کا ایک دسته لےکر خانه کعبه کو مسمار کرنے کے لئے حمله کیا تھا اور آسمانی عذاب سے اس کی فوج ملیامیٹ هو گئی تھی ۔ اس واقعه کا ذکر قرآن مجید کی سورة الفیل میں هے ۔

سنه عیسوی سے مطابقت بعد میں کر لی گئی هے ۔ موجوده سنه عیسوی حقیقةً حضرت عیسی علیه السلام کی ولادت یا آسمان پر اٹھائے جانے کی تاریخ سے نہیں شروع هوتا هے ۔ بلکه محض فرضی طور پر راهب اگزیگوس نے حضرت عیسی علیه السلام سے بہت دنوں بعد بنا لیا هے ۔ اور آج جو سنه عیسوی هے وه تو حضرت مسیح سے تقریباً باره سو سال بعد بنایا گیا هے۔ مگر عام طور سے یه سنه اب متعارف هوگیا هے۔ اب اسی سے مطابقت کرکے تاریخیں بتائی جاتی هیں۔

عربوں میں سال کے ۱۲ قمری مہینے شمار هوتے تھے۔ اس وقت بھی مہینوں کے نام یہی رائج تھے جو آج هیں۔ یعنی محرم۔ صفر ۔ ربیع الاول وغیره، اور ترتیب بھی یہی تھی ۔ اسی لئے سیرة النبی صلی الله علیه وسلم میں جب کوئی تاریخ بتائی جائے تو وه قمری تاریخ هوتی هے ۔ البته یه اختلاف دکھائی دیتا هے که کبھی مکه کے کبیسه والے حضری کیلنڈر سے راوی بیان کرتا هے اور کبھی بغیر کبیسه کے بدوی کیلنڈر سے جو سنه ۹ هجری کی ابتداء تک مدینه میں بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عام طور پر مروج تھا۔ شمسی تاریخیں بہت بعد کو علماء ہیئت نے متعین کی ہیں۔ تاریخی روایتوں میں اس کا ذکر موجود نہیں ہے۔

سنہ ۱ عام الفیل — ذی قعدہ۔ آنحضرت کے والد جناب عبداللہ شام سے واپس آتے ہوئے مدینہ میں انتقال کر گئے۔ اس وقت آپ تقریباً چھ ماہ کے بطن مادر میں تھے۔

سنہ ۲ عام الفیل — ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ بوقت صبح صادق ولادت با سعادت۔

سنہ ۷ عام الفیل — آنحضرت کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ مدینہ سے واپس آتی ہوئی مقام ابواء میں ٹھہریں اور یہیں انتقال کر گئیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال تھی۔

سنہ ۱۰ عام الفیل — جناب عبدالمطلب آنحضرت کے دادا کا مکہ مکرمہ میں بعمر ۸۲ سال انتقال ہوا۔ اس وقت آنحضرت کی عمر آٹھ سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اس کے بعد آنحضرت اپنے چچا جناب زبیر بن عبدالمطلب کے ساتھ رہنے لگے۔ اور جناب ابو طالب جو سب بھائیوں میں بڑے ہونے کی وجہ سے بزرگ خاندان تھے، آپ کے سرپرست قرار پائے۔

سنہ ۲۰ عام الفیل — تمام قریش نے چندہ کرکے کعبہ کی تعمیر جدید کی اور حجر اسود کے نصب کرنے میں اس قدر سخت جھگڑا ہوا کہ خونریزی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حسن تدبیر سے ختم کیا۔ اس وقت آنحضرت کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

سنہ ۲۷ عام الفیل — ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ سے آنحضرت کا نکاح ہوا۔ اس وقت آنحضرت کی عمر ۲۵ سال اور ام المومنین کی عمر تقریباً ۴۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سال تھی۔ اس وقت آنحضرت اپنے پاکیزہ اخلاق، صدق مقال اور دیانتداری کی بنا پر ''الامین،، کے لقب سے مشہور ہو چکے تھے۔

سنہ ۴۲ عام الفیل — (مطابق ۶۱۰ء) مکہ معظمہ سے تقریباً تین میل دور غار حرا میں جہاں آپ یاد الٰہی کے لئے کبھی کبھی جانے لگے تھے پہلی وحی نازل ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہو گئی۔

اس کے بعد کے زمانہ کو ہماری تاریخ میں سنہ نبوت لکھتے ہیں۔ اور تاریخ کی تعیین عام الفیل سے نہیں کی جاتی بلکہ نزول وحی سے کی جاتی ہے۔

سنہ ۳ نبوت — تبلیغ و ارشاد کی ابتدا، بالاعلان دعوت توحید۔

اس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر سارے قریش کو بلایا اور دعوت ایمان دی۔ اسی واقعہ کی طرف مولانا حالی نے اپنے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر (الخ)

سنہ ۵ نبوت — مسلمانوں نے حبشہ کو پہلی ہجرت کی (ماہ رجب میں)

سنہ ۶ نبوت — حضرت حمزہ بن عبدالمطلب (سید الشہداء) اور حضرت عمر ابن الخطاب — (فاروق اعظم) ایمان لائے۔

سنہ ۷ نبوت — مسلمانوں کو کفار کے مقاطعہ کی وجہ سے شعب بنی ہاشم میں محصور ہونا پڑا۔ کافروں نے مسلمانوں کا مکمل اور شدید مقاطعہ کر دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنہ ۱۰ نبوت — کفار کا مقاطعہ ختم ہوا ۔ اسی سال میں جناب ابو طالب کا انتقال ہوا اور ام المومنین حضرت خدیجہ وفات پا گئیں ۔ ام المومنین حضرت خدیجہ کی عمر وفات کے وقت تقریباً ۶۵ سال تھی ۔ (ماہ رمضان)

اسی سال آنحضرت نے قبائل عرب کے سرداروں کو ان کے ہاں جا جاکر دعوت اسلام دی۔ اسی سال آنحضرت تبلیغ کے لئے طائف بھی تشریف لے گئے اور طائف والوں نے قبول اسلام سے نہ صرف انکار کیا بلکہ آنحضرت کو دکھ بھی پہنچایا ۔

اسی سال مدینہ منورہ کے اولین چھ حضرات جو عمرہ کے لئے مکہ معظمہ آئے تھے مسلمان ہوئے ۔ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے ۔ اور جہاں پر یہ لوگ مشرف باسلام ہوئے تھے اب وہاں مسجدالعقبہ ہے ۔ یہ لوگ قبیلہ خزرج کے تھے ۔

مدینہ منورہ معمولی کاروانی راستہ سے ۲۸۷ میل مکہ سے شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس کا پرانا نام یثرب تھا ۔ یہ ایک قصبہ تھا جہاں متعدد عرب قبائل الگ الگ محلوں میں آباد تھے۔ تین چھوٹے چھوٹے قبیلے یہودیوں کے بھی تھے ۔ مدینہ میں سب سے بڑا حصہ دو عرب قبیلوں کا تھا ۔ اوس اور خزرج ۔ ان میں اوس کی آبادی کم تھی اور خزرج کی زیادہ ۔ یہی دو قبیلے انصاری قبائل میں اولین ایمان لانے والے ہیں ۔ پیشہ کے اعتبار سے یہ دونوں قبائل کاشتکار تھے ۔ اور یہودیوں کے سودی قرضوں میں گرفتار تھے ۔ ھجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس قصبہ کا نام مدینہ" النبی یعنی نبی کا شہر ہو گیا اور اس کے بعد صرف المدینہ کہلانے لگا ۔ یہی المدینہ المنورہ کہلاتا ہے ۔

سنہ ۱۱ نبوت ۔ بارہ اشخاص مدینہ سے آئے اور آپ ص سے بیعت کی۔ ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رض کو تبلیغ کے لئےمدینہ منورہ بھیجا ۔ اسی واقعہ کو بیعۃ العقبۃ الاولی کہتے ہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنہ ۱۲ نبوت — ۷۲ آدمی مدینہ سے آئے اور بیعت کی۔ اسے بیعۃ العقبۃ الثانیہ کہتے ہیں۔ اسی سال میں بماہ رجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش اعظم پر گئے۔ اور خود اپنی آنکھوں سے جنت و دوزخ کا معائنہ کیا۔

سنہ ۱۳ نبوت — ۲۷ صفر کو رات کے وقت آپ مکہ مکرمہ سے ھجرت فرما کر بہ قصد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ اور ۸ ربیع الاول (مطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء) آپ قبا میں پہنچے۔ یہ مقام مدینہ سے تقریباً چھ میل دوری پر واقع ہے۔ اس دن یہودی سال کے پہلے مہینہ تشرین کی دسویں تاریخ تھی اور یہودی یوم الکبود کا روزہ رکھے ہوئے تھے۔

۱۲ ربیع الاول۔ آپ نے مدینہ میں پہلی بار نماز جمعہ پڑھائی اور سب سے پہلا خطبہ جمعہ دیا۔ بمقام محلہ بنی سالم۔ اسی سال سے مقام یثرب مدینہ" النبی (نبی کا شہر) کہلانے لگا۔ جو بعد کو صرف المدینہ" المنورہ مشہور ہوگیا۔

اسی سال سے سنہ ھجری شروع ہوتا ہے۔ اس لئے آئندہ سے توقیت سنہ ھجری سے ہوگی۔ اس وقت آنحضرت کی عمر ۵۳ سال تھی۔ اور عام الفیل کو ۵۴ سال ہونے آئے تھے۔ موجودہ عیسوی (گریگوری) کیلنڈر سے ۱۶ جولائی ۶۲۲ جمعہ یکم محرم سنہ ایک کے مطابق ہے لیکن یہ تطابق بعض حسابی وجوہ کی بنا پر محل نظر ہے۔

سنہ ۱ ھجری — تعمیر مسجد نبوی۔ اذان کی ابتداء۔ ام المومنین حضرت عائشہ کی ھجرت۔ سعد بن ابی وقاص کی پہلی مہم اور معاہدہ ابواء۔ عبداللہ بن الزبیر کی ولادت۔

سنہ ۲ ھجری — ۱۲ صفر، جہاد فرض ہوا۔ اس کے بعد تاریخ ۱۷ شعبان کو تحویل قبلہ۔ حکم صوم رمضان۔ غزوات کی ابتداء۔ شوال میں غزوہ بدر،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غزوہ بنی قینقاع ، غزوہ سویق ۔ وجوب صدقة الفطر ۔ نماز عید الفطر ۔
حضرت بی بی فاطمة الزہرا رض کی شادی، (ذی الحجہ)

سنہ۳ ہجری — ۱۵ رمضان ولادت حضرت حسن السبط رضی اللہ تعالی عنہ۔ شوال — غزوہ احد ۔ حضرت عثمان کا نکاح حضرت ام کلثوم (بنت رسول اللہ) سے ۔ اللہ کا حکم نازل ہوا کہ مومن یا مومنہ کا نکاح کافر یا کافرہ سے جائز نہیں۔ قانون وراثت نازل ہوا۔

سنہ ۴ ہجری — ربیع الاول غزوہ بنو نضیر۔ شعبان میں ولادت حضرت حسین السبط رضی اللہ عنہ۔ شراب کی تحریم کا حکم نازل ہوا ۔ تیمم کا حکم نازل ہوا ۔

سنہ ۵ ہجری — غزوۂ دومة الجندل اور شعبان میں غزوہ بنی المصطلق، غزوہ احزاب۔ صلح حدیبیہ، بیعت الرضوان ۔ آیات حجاب نازل ہوئیں ۔ حکم طلاق نازل ہوا ۔

سنہ ۶ ہجری — محرم میں غزوۂ خیبر، جمادی الاولی میں غزوۂ بنی لحیان، شعبان میں غزوۂ ذی قرد، بادشاہوں کو تبلیغ اسلام کے دعوت نامے بھیجے گئے ۔ حضرت خالد بن ولیدرض اور حضرت عمرو بن العاص رض اور حضرت معاویہ رض مسلمان ہوئے۔ اول دونوں حضرات نے ہجرت کی۔ اس وقت معاویہ مکہ ہی میں مقیم رہے۔

سنہ ۷ ہجری — آنحضرتؐ نے صحابہ کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا۔ ام المومنین بی بی ماریہ قبطیہ مصر سے آئیں۔

سنہ۸ ہجری — جمادی الاولی ۔ غزوہ موتہ ۔ ۲۰ رمضان، فتح مکہ ۔ شوال ، غزوہ حنین ۔ اوطاس ۔ طائف ۔ ولادت ابراہیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

سنہ۹ ہجری — عام الوفود، رجب غزوہ تبوک۔ رمضان میں حرمت سود کا حکم نازل ہوا ۔ حضرت ابوبکررض کو امیر الحج بنا کر بھیجا گیا۔ اور مسلمانوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے پہلا باقاعدہ حج ادا کیا ۔ اسی حج میں مسلمانوں اور کافروں کے مابین تمام روابط نسلی کے اختتام کا اعلان کیا گیا ۔

سنہ ۱۰ ھجری — یمنی قبائل کا اسلام، بنو غطفان کا ایمان۔ حجۃ الوداع ۔ تکمیل دین اسلامی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حج ارشاد فرمایا ۔

سنہ ۱۱ ھجری — ۲۹ صفر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ اور دو شنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول کو ۶۳ سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ام المومنین بی بی عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جو مسجد نبوی کے مشرق میں متصل ھی واقع ھے دفن کئے گئے صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس حجرے کا دروازہ عہد صدیقی، عہد فاروقی اور ابتدائے عہد عثمانی تک کھلا ہوا تھا ۔

حضرت ابوبکررضؓ اور حضرت عمررضؓ کی قبریں بھی اسی حجرے میں ھیں ۔ حضرت عثمان رضؓ نے ایک بار کسی نو مسلم کو قبر رسول پر سر جھکائے دیکھا تو اس خوف سے کہ تعظیم میں تعبد کی شان نہ پیدا ھو جائے دروازہ کو پتھر سے چنوا دیا ۔ اور اس کے بعد سے کسی نے اس دروازہ کو کھولنے کی جرأت نہیں کی ۔ بعد کی تعمیر میں اس کی دیواروں سے ملا کر چاروں طرف بے دروازے کی دیواریں کھینچ دی گئیں ۔ اس کے بعد سے دیوار کے بیرونی حصہ ھی کی زیارت ھوتی رھی ۔ اور آج کل جالی مبارک سے جو دیوار اندر کو نظر آتی ھے وہ وھی بیرونی دیوار ھے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ۹۱ ھ میں بہ زمانہ ولایت مدینہ بنوائی تھی ۔

© rasailojaraid.com